راولاکوٹ میں لاک ڈاؤن اور احتجاج کو دسواں دن ہے جب کے حکومت کی جانب
جون کی درمیانی 6 اور 5 دن ہو چکے ہیں۔ 5 جون سے نافذ کرفیو کو 10سے
شب کو جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی کے ممبر عمر نذیر کشمیری پر قاتلانہ حملے
24کے بعد احتجاج اور لاک ڈاؤن شروع ہو گیا تھا۔ جس کے بعد اب تک کم از کم
سیکیورٹی فورسز کے اہلکار بھی شامل 4افراد کی اموات کی ہو چکی ہیں جن میں
ہیں۔

عوامی ایکشن کمیٹی نے راولاکوٹ میں دو جگہ منظم دھرنا دے رکھا ہے تاہم کئی
مختلف جگہوں پر لوگ جمع ہیں جو رستے بند ہونے کی وجہ سے مرکزی دھرنے
کا حصہ نہیں بن پا رہے۔

2026اس احتجاج کا اعلان جموں کشمیر جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی نے فروری
میں کیے 2025 جون سے قبل ان کے ساتھ اکتوبر 9میں کیا تھا اور کہا تھا کہ
گئے معاہدے پر مکمل عمل درآمد کیا جائے دوسری صورت میں احتجاج کیا جائے
کو 2025 اکتوبر 4گا۔ تاہم حکومت کی جانب سے عوامی ایکشن کمیٹی کے ساتھ
مظفرآباد میں کیے گئے معاہدے کی بیشتر چیزوں پر عمل درآمد نہیں کیا گیا۔

کو حکومت پاکستان اور جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی کی درمیان 2025 اکتوبر 4
کے قریب نکات تھے جن پر عمل درآمد ہونا تھا۔ 40دو معاہدے ہوئے - جن میں

37 میں سے 38حکومت کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے عوامی ایکشن کمیٹی کے
مطالبات پرے کر لیے ہیں اور صرف ایک مطالبہ باقی ہے جو آئینی ترمیم کا
متقاضی ہے۔

حکومت کے اس دعوے اور معاہدے کو سامنے رکھ کر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا
ہے کہ معاہدے کی چند دفعات پر مکمل عمل کیا گیا تھا اور دو مطالبات پر پاکستان
کے بجٹ میں جزوی عمل ہوتا دکھائی دیا۔ بیشتر مطالبات پر تاحال عمل درآمد کے
حوالے سے کوئی پیش رفت بھی نظر نہیں آتی۔

معاہدے کی پہلی شق کو دیکھیں تو اس میں تشدد اور توڑ پھوڑ کے واقعات کی
نسبت انسداد دہشت گردی کے قوانین کے تحت مقدمات درج کیے جائیں گے۔ان
واقعات کے نتیجے میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کے افراد اور مظاہرین کی

جانیں ضائع ہوئیں۔ جہاں ضروری سمجھا جائے گا وہاں جوڈیشل کمیشن قائم کیا جائے گا۔

اس شق کے مطابق تاحال کوئی جوڈیشل کمیشن قائم نہ ہوا جو یہ فیصلہ کر سکے کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکاروں اور مظاہرین کی جانیں کیسے ضائع ہوئیں؟ تاہم ایکشن کمیٹی کے کچھ لوگوں پر مقدمات ضرور درج ہوئے لیکن ثاقب مجید سمیت جن افراد کے خلاف ایکشن کمیٹی نے مقدمہ کے اندراج کے لیےدرخواستیں دیں ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی اور دباؤ ڈال کر مقتول کے ورثا سے اس کا نام واپس لے لیا گیا تھا۔

دوسری دفعہ پر عمل درآمد ہوا جس میں یکم اور دو اکتوبر 2025 کے واقعات میں مارے گئے افراد کو قانون نافذ کرنے والے اداروں کو ملنے والے معاوضے کے مطابق معاوضہ ادا کیا جائے گا۔ گولیوں کے ذریعے زخمی ہونے والے افراد کو 10 لاکھ روپے معاوضہ دیا جائے گا۔ مارے جانے والوں کے خاندان کے ایک ایک فرد کو 20 ایام کے اندر ملازمت دی جائے گی۔

تیسری دفعہ تھی دو اضافی انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری تعلیمی بورڈ مظفرآباد اور پونچھ میں 30 ایام کے اندر قائم کیے جائیں گے۔ بشمول میرپور بورڈ تینوں تعلیمی بورڈ فیڈرل بورڈ سے منسلک کیے جائیں گے۔
اس پر بھی تاحال کوئی عمل درآمد نہ ہو سکا اور ابھی تک مقامی بورڈز کا قیام عمل میں نہیں آیا۔

چوتھا نکتہ تھا کہ منگلا ریزنگ پراجیکٹ کے توسیعی خاندانوں کے زیر تصرف زمینیں 30 ایام کے اندر ریگولرائز کی جائیں گی۔
اس نکتے پر بھی تاحال عمل درآمد نہیں ہوا اور منگلا ڈیم متاثرین کو حقوق ملکیت نہیں ملے۔یہ ان 8 ہزار سے زاہد خاندانوں کا مسئلہ ہے جو منگلا ڈیم توسیعی منصوبے میں متاثر ہوئے تھے اور ان کا یہ کیس ایکنک (ایگزیکٹیو کونسل آف نیشنل اکنامک کونسل) میں 2005 سے موجود پر جس پر کوئی پیش رفت نہیں ہو رہی۔ حکومت آزاد جموں کشمیر کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے جگہ مختص کی جسے واپڈا یا حکومت پاکستان نے ڈیویلپ کر کے لوگوں کو ملکیت فراہم کرنی ہے۔

کو اس کی 1990پانچواں نکتہ ہے کہ عدالتی حکم کے مطابق لوکل گورنمنٹ ایکٹ
ایام نافذ کیا جائے گا۔90روح کے مطابق اندر
بحال نہیں کیا گیا۔سابق 1990اس نکتے پر عمل نہیں ہوا۔ ابھی تک بلدیاتی ایکٹ
وزیر اعظم چوہدری انوار الحق نے فلور آف دی ہاؤس کہا تھا کہ "اگر ترقیاتی فنڈز
بلدیاتی نمائندوں کو دیں گے تو ہم کیا کریں گے۔"
دن کے اندر ہیلتھ کارڈ کے نفاذ 15چھٹا نکتہ ہے کہ آزاد جموں کشمیر حکومت
کے لیے رقم جاری کرے گی۔
حکومت نے ہیلتھ کارڈ کا اجرا کیا گو کہ تاخیر سے کیا گیا تھا لیکن اب وہ بھی
کارآمد نہیں ہے۔
ساتواں نکتہ تھا کہ حکومت پاکستان کی فنڈنگ سے آزادجموں کشمیر کے تمام
اضلاع میں ایم آر آئی اور سی ٹی سکین مشینیں مہیا کی جائیں گی۔ اس کی معیاد
مقرر نہیں کی گئی تھی۔
حالیہ بجٹ میں حکومت پاکستان نے اس منصوبے کو شامل کرنے کی کوشش کی
ہے تاہم ابھی اصولی منظوری (ان اپرووڈ) کیٹاگری میں ہے۔ منصوبے کا کل تخمینہ
کروڑ روپے مختص کیے 94 ارب روپے بتایا گیا ہے جبکہ اس سال صرف 5
گئے ہیں۔
ارب 10آٹھواں نکتہ تھا کہ حکومت پاکستان بجلی کے نظام کی بہتری کے لیے
روپے ریلیز پلان کے مطابق فراہم کرے گی۔
حالیہ بجٹ میں حکومت پاکستان نے اس منصوبے کو شامل کرنے کی کوشش کی
ہے تاہم ابھی اصولی منظوری (ان اپرووڈ) کیٹاگری میں ہے۔ بجٹ میں منصوبے کا
ارب روپے 1 ارب روپے بتایا گیا ہے جبکہ اس سال صرف 10کل تخمینہ
مختص کیے گئے ہیں۔
وزراء اور مشیروں تک محدود کر دیاجائے گا۔ 20واں نکتہ تھا کہ کابینہ کا حجم9
سے زیادہ نہیں رکھی جائے گی۔ 20انتظامی سیکرٹریوں کی تعداد ایک وقت میں
اس مقصد کے لیے محکمہ شہری دفاع اور ایس ڈی ایم اے کو ضم کر دیا جائے گا۔
احتساب بیورو اور انٹی کرپشن کو ضم کیا جائے گا اور احتساب بیورو ایکٹ کو
حکومت پاکستان کے نیب قوانین سے ہم آہنگ کیا جائے گا۔
اس نکتے پر جزوی عمل درآمد ہوا۔ کابینہ کا حجم اور سیکرٹریز کی تعداد کم کی
کے قریب کی جا چکی ہیں جو اس نکتے کے 40گی لیکن صوابدیدی تقرریاں
برعکس ہے۔
دسواں نکتہ تھا کہ حکومت پاکستان دوسرنگوں (ٹنلوں)کی تعمیر کے لیے فزیبلٹی
کلومیٹر) اور چھپلانی نیلم 3.7سٹڈی کروائے گی۔ ان سرنگوں میں کھوڑی/کامسر(

کو سعودی ڈیلپمنٹ 2022دسمبر6کلومیٹر)شامل ہوں گی۔ منصوبہ کو 0.6ویلی روڈ(
فنڈ کے پی سی ون کے مطابق ترجیح دی جائے گی۔
اس منصوبے پر تاحال کوئی عمل نہیں ہوا۔ حکومت کی جانب سے زبانی بتایا گیا
کہ اس کے فیز ون پر کام ہو رہا ہے تاہم کوئی مستند دستاویز سامنے نہیں لائی گئی۔
واں نکتہ مہاجرین مقیم پاکستان کے حلقوں کے ممبران اسمبلی کے حوالے سے 11
اعلیٰ سطحی قانونی اور آئینی ماہرین پر مشتمل کمیٹی بنائی جائے گی۔ کمیٹی میں
اراکین 2ماہرین حکومت آزادکشمیر سے اور 2قانونی ماہرین حکومت پاکستان، 2
جوائنٹ ایکشن کمیٹی شامل ہونگے۔ کمیٹی کی حتمی رپورٹ آنے تک مہاجر ممبران
کے تمام فنڈز اور وزارتیں زیر التواء رکھی جائیں گی۔
اس نکتے پر اس وقت سب سے بڑا تنازع ہے اور حکومت صرف اسی نکتے کومان
رہی ہے کہ ہم نے اس پر عمل نہیں کیا۔
ستمبر، یکم اکتوبر)، 30)، مظفرآباد(2025ستمبر21 واں نکتہ ہے کہ بنجونسہ(12
پلاک(یکم اکتوبر)، دھیرکوٹ(یکم اکتوبر)، میرپور(دو اکتوبر)، رئیاں کوٹلی(یکم
اکتوبر) میں ہونے والے پرتشدد واقعات کی نسبت ایف آئی آر کے اندراج کے لیے
ہائی کورٹ کے جج پر مشتمل جوڈیشل کمیشن تشکیل دیا جائے گا۔
اس نکتے کے مطابق تاحال کوئی عدالتی کمیشن قائم نہیں ہو سکا۔
واں نکتہ انٹرنیشنل ایئرپورٹ میرپور کے قیام کا اعلان متعلقہ اتھارٹی اور 13
حکومت پاکستان کی مشاورت کے بعد رواں مالی سال کے اندر ہی کیا جائے گا۔
جون کو ختم ہو رہا ہے تاحال اس نکتے پر عمل درآمد 30اب جب کہ مالی سال
نہیں کیا گیا۔
واں نکتہ تھا کہ پراپرٹی ٹرانسفر ٹیکس تین ماہ کے اندر پنجاب اور 14
خیبرپختونخوا کے مطابق مقرر کیا جائے گا۔
اس نکتے پر بھی کوئی پیش رفت سامنے نہیں آئی۔
کے ہائی کورٹ کے ہائیڈل منصوبوں سے متعلق 2019 واں نکتہ تھا کہ 15
فیصلے پر عملدرآمد کیا جائے گا۔
کے ہائی 2019اس نکتے بارے تاحال کوئی پیش رفت سامنے نہیں آئی۔ نومبر
کورٹ کے فیصلے میں کہا گیا تھا کہ آزاد جموں کشمیر ہائیڈل منصوبوں میں اے
جے کے حکومت کو فریق مانتے ہوئے حکومت پاکستان اور حکومت آزاد جموں
کشمیر کے درمیان معائدے کیے جائیں تاکہ ان ڈیمز کے ثمرات مقامی عوام کو پہنچ
سکیں اور ماحولیاتی تبدیلی کے معاملے کو دیکھا جا سکے۔
واں نکتہ تھا کہ رواں مالی سال کے دوران ہی دس اضلاع میں گریٹر واٹر 16
سپلائی سکیموں کی فیزیبلٹی سٹڈی مکمل کی جائے گی۔
اس بارے میں بھی حکومت تاحال کوئی واضح جواب نہیں دے سکی۔

واں نکتہ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتالوں میں آپریشن تھیٹر اور نرسریوں کے لیے 17 اے ڈی پی (سالانہ ترقیاتی فنڈز) سے فنڈز مہیا کیے جائیں گے۔
یہ نکتہ اس بجٹ سے منسلک ہے ۔ آزاد جموں کشمیر کا بجٹ پیش ہو تو معلوم ہو گا کہ اس نکتے کو بجٹ میں شامل کیا گیا ہے یا نہیں۔
ایک نکتہ تعلیمی اداروں کے داخلوں میں اوپن میرٹ پر عملدرآمد سے متعلق تھا جس پر ہائی کورٹ نے اپنے فیصلے میں اوپن میرٹ بحال کرنے کا حکم دیا تھا جو اب بحال ہو چکا ہے۔
اے ڈی پی (سالانہ ترقیاتی فنڈز) سے کشمیر کالونی ڈڈیال کی واٹر سپلائی سکیم اور ٹرانسمیشن لائن تعمیر کی جائے گی اور مینڈر کالونی ڈڈیال کے مہاجرین کو پراپرٹی رائٹس دیئے جائیں گے۔
ان نکات پر بھی تاحال کوئی پیش رفت سامنے نہیں آئی۔
سی سی گاڑیوں کے استعمال کے 1300ایک نکتہ یہ بھی تھا کہ ہائی کورٹ کے حوالے سے فیصلے کے مطابق ٹرانسپورٹ پالیسی پر نظر ثانی کی جائے گی۔
تاہم اس ضمن میں بھی کچھ واضح نہیں ہے۔
اسی کے ساتھ ایک دوسرا معاہدہ بھی طے پایا تھا جس میں ایف آئی آرز ختم کرنے ایف آئی آرز ختم 177کی بات ہوئی تھی جس کے مطابق ایکشن کمیٹی کے خلاف کی گئی تھیں جنہیں حالیہ احتجاج میں بحال کیا گیا ہے۔

ماہ میں آزاد جموں کشمیر بینک کو شیڈولڈ کرنے کا وعدہ کیا گیا 6اس معاہدے میں تھا جو تاحال پورا نہ ہو سکا۔

آزاد جموں کشمیر میں موبائل اور انٹرنیٹ سروسز کی بہتری کی بات ہوئی تھی جس پر حکومت کا دعویٰ ہے کہ عمل ہو رہا ہے تاہم عوام کا ماننا ہے کہ موبائل نیٹورکس پہلے سے زیادہ بری صورتحال کا شکار ہیں۔

طلبا یونین کے لیے تین ماہ میں رپورٹ مرتب کی جانی تھی جو تاحال نہ ہو سکی۔

یوں اگر مجموعی بات کی جائے تو تین مطالبات پر مکمل عمل درآمد کیا گیا تھا اور اب ایف آئی آرز دوبارہ سے بحال کر کے ان میں سے ایک مطالبے کو پھر سے زندہ کیا گیا ہے۔ چند مطالبات پر جزوی عمل ہوا جبکہ بیشتر مطالبات پر کوئی پیش رفت نہ ہو سکی۔